یا اللہ
سلطان برکیاروق بن ملک شاہ
نورین خان

رکن الدین بن سلطان ملک شاہ اول

تحریر

نورین خان

رکن الدین برکیاروق (پیدائش: 1081ء– وفات: 2 دسمبر 1104ء)

رکن الدین بن سلطان ملک شاہ اول

ملک شاہ جب فوت ہوئے تو اس نے اپنے پیچھے چار بیٹے چھوڑے برقیاروق، محمد تپار،احمد سنجر اور محمود جو بعد میں ناصر الدین محمود کے نام سے پہچانا گیا اور سب سے کم عمر یعنی چھوٹا بچہ تھا۔ملک شاہ کے فوت ہونے کے بعد چھوٹے بچے محمود کے ہاتھ پر بیعت کی گئی کیونکہ محمود کی ماں ترکان خاتون کو ملک شاہ کے دور حکومت میں بڑی قدرومنزلت حاصل تھی محمود تقریبا دو سال 485 ہجری بمطابق 1092 عیسوی تا 487 ہجری 1094 عیسوی تک حکمران رہے کیونکہ پھر انکا اور انکی والدہ ترکان خاتون کا انتقال ہو گیا

چنانچہ اسکے بعد رکن الدین ابولمظفر برکیارق بن ملک شاہ تخت پر بیٹھے اور 498 ہجری بمطابق 1105 عیسوی تک حکمران رہے

رکن الدین ابولمظفر برکیارق ابن ملک شاہ

ملک شاہ کی وفات کے بعد اسکا بڑا بیٹا برکیاروق

تخت کا وارث تھا کیونکہ وہ سب سے بڑا تھا اسی طرح

برکیارق 1094 میں سلطنت کے حکمران بن گ ئے۔ان کا زیادہ تر عرصہ دوسرے سلجوق شہزادوں سے لڑنے میں گزرا جیسا کہ ہمیشہ سے ہوتا چلا ارہا ہے-اور 1105 میں انتقال تک بادشاہ رہے-مرنے سےپہلے اپنے بیٹے -ملک شاہ دوم کو نیا سلطان مقرر کیا تھا

رکن الدین برکیاروق (پیدائش: 1081ء– وفات: 2 دسمبر 1104ء) سلجوقی سلطنت کا چوتھا سلطان اور سلجوقی سلطان ملک شاہ اول کا بیٹا تھا۔ برکیاروق نے 1092ء سے 1104ء تک حکومت کی۔

پیدائش

برکیاروق کا نام رکن الدین بن سلطان ملک شاہ اول ہے۔کنیت ابوالمظفر اور لقب برکیاروق رکن الدین اور خطابِ شاہی شہاب الدولہ مجد الملک ہے۔ برکیاروق کی پیدائش 474ھ/ 1081ء میں ہوئی۔برکیاروق سلجوقی سلطان ملک شاہ اول کا بڑا بیٹا تھا اور اُس کی والدہ کا نام زبیدہ بیگم تھا۔

تخت نشینی سے قبل کے واقعات

ملک شاہ کی آخری بیوی ترکان خاتون جو کہ سب سے بڑے گھرانے سے
تعلق رکھتی تھی اپنے اقتدار کے آخری سالوں میں اپنے شوہر پر غلبہ پا لیا
اور جب شاہی خزانہ ترکان خاتون کے ہاتھ میں آگیا تو اس نے بغداد کے
حکام کو مجبور کیا کہ وہ اسے چھوڑ دیں اور اسکے چار سالہ بیٹا محمود کو
جانشین تصور اور تسلیم کر لیں اور ملک شاہ کی بھی یہی خواہش ہے چنانچہ
اس طرح یہ واضح ہو گیا کہ خلیفہ کا ووٹ بھی سلطان کے جانشین کے
تعین کے لئے ایک موثر عنصر بن گیا ہے جو اس سے پہلے سلجوق خاندان
کی مرضی سے سب ہوتا تھا اور طے کیا جاتا تھا اسکے علاوہ ترکان خاتون کے
مشیر تاج الملک اور نظام الملک کے دشمن اور جانشین جو متوفی وزیر کے
بیٹوں کیساتھ اور انکی حمایت کرنے والے متعدد مسلح غلاموں کو منتشر
کرنے میں کامیاب نا ہو سکے تھے بدلہ لینے کی کوشش کی نظام الملک کے
حامیوں نے برقیاروق کو اصفہان سے لا کر رے تخت پر بٹھایا جو انکا مرکز
تھا آخر کار جانشین کے لئے کوئی قانون نا ہونے کی وجہ سے ایک قسم لی
قبائی روایت جو خاندان کے افراد میں جائیداد اور دولت کی تقسیم پر زیادہ

توجہ دیتی تھی اور خاندان کے بڑے فرد کو برتر سمجھتی تھی اسماعیل بن یعقوبی کو دی گئی برقیاروق کے چچا اور ملک شاہ کے چچا زاد ملک شاہ کے بھائی توطوش جو کہ بلاد شام تلوال میں تھے اور ملک شاہ کے دوسرے بھائی ارسلان اوغون نے جو خراسان میں سر گرم تھا تخت کا دعوی کرنے کا عذر پیش کیا اس وقت ایک پیچیدہ خانہ جنگی چڑ گئی اور جلد یہ واضح ہو گیا کہ یہ الپ ارسلان اور ملک شاہ کی نشست کے دوران ہونے والی جھڑپوں سے کہی زیادہ سنگین تھی اسی دوران میں جب

19 نومبر 1092ء کو ملک شاہ اول سلجوقی کا انتقال ہوا تو ترکان خاتون (زوجہ ملک شاہ سلجوقی) نے اِس خبر کو پوشیدہ رکھا اور اُس کی لاش کو لے کر اصفہان پہنچ گئی جہاں اُس نے ملک شاہ اول کی وفات اور اپنے نو عمر بیٹے محمود کی تخت نشینی کا اعلان کیا۔محمود ملک شاہ اول کا سب سے چھوٹا بیٹا تھا جس کی عمر محض چار سال تھی۔فوج اور امرائے سلطنت نے محمود کے نام پر بیعت کرلی۔عباسی خلیفہ المقتدر باللہ نے نو عمر سلجوقی سلطان محمود کے لیے خطبات میں نام شامل کرنے کی اجازت صرف اِس شرط پر دے دی کہ بلوغت سے قبل مجد الملک سلطنت کا نگران و منتظم رہے گا

اور یہی مجد الملک صیغہ مال اور عزل و نصب کا اختیار اپنے پاس رکھے گا۔ ترکان خاتون (زوجہ ملک شاہ سلجوقی) نے یہ شرائط منظور کر لیں اور چند امرا کو برکیاروق کی گرفتاری کے لیے اصفہان بھیجا، چنانچہ اُس کے حکم پر برکیاروق کو گرفتار کرکے جیل میں ڈال دیا گیا۔

ترکان خاتون (زوجہ ملک شاہ سلجوقی) کے حکومت میں آ جانے کے بعد سلجوقی سلطنت کی صورت حال خراب ہوتی گئی۔اِن حالات سے متوفی سلطان ملک شاہ اول کی دوسری بیوی اور برکیاروق کی والدہ زبیدہ بیگم نے فائدہ اُٹھایا اور وزیر نظام الملک طوسی کے غلاموں سے مل کر اصفہان کے قید خانہ پر دھاوا بول دیا جہاں برکیاروق کو آزاد کروا لیا اور تختِ حکومت پر بٹھا دیا۔اِن دنوں ترکان خاتون (زوجہ ملک شاہ سلجوقی) اپنے بیٹے محمود اول سلجوقی کے ہمراہ دارالخلافت بغداد میں تھی، یہ خبر سن کر وہ فوراً اصفہان کے لیے بغداد سے روانہ ہوئی۔ترکان خاتون (زوجہ ملک شاہ سلجوقی) جب بغداد سے روانہ ہوئی تو برکیاروق تخت سلجوقی سلطنت پر قابض ہوچکا تھا۔ارغش نظامی اور اُس کی فوج برکیاروق کے ماتحت ہو گئی تو برکیاروق کی حکومت مستحکم ہو گئی۔اُس نے مزید پیش قدمی کرتے ہوئے

قلعہ طبرک فتح کر لیا اور جب ترکان خاتون (زوجہ ملک شاہ سلجوقی) کو یہ خبر ملی تو برہم ہوئی اور برکیاروق کو شکست فاش دینے کے لیے فوج روانہ کی مگر اُس کے بعض امرا برکیاروق سے مل گئے اور باقی فوج میدان چھوڑ کر واپس اصفہان پہنچ گئی۔ برکیاروق نے اُن کا پیچھا کیا اور اصفہان کا محاصرہ کر لیا۔اِس دوران مختلف امرا برکیاروق کے پاس آتے رہے اور اُس کی عسکری قوت کا سبب بنتے گئے۔اِن میں عزیز الملک ابوعبداللہ حسن بن نظام الملک طوسی والی خوارزم بھی شامل تھا جو اپنے بھائیوں، اقربا اور اپنی فوج کے ہمراہ برکیاروق سے آ ملا۔ برکیاروق نے پرجوش استقبال کیا۔امیر تاج الملک جو ترکان خاتون (زوجہ ملک شاہ سلجوقی) کا وزیر تھا اور جسے اُس نے فوج کا کمان دے کر روانہ کیا تھا، گرفتار کر لیا گیا اور اُسے برکیاروق کے سامنے پیش کیا گیا، برکیاروق نے اُسے آزاد کر دیا۔ برکیاروق تاج الملک کو عہدہ نظامت دینا چاہتا تھا لیکن فوج اُسے نظام الملک طوسی کے قتل کا ذمہ دار سمجھتی تھی، لہٰذا اُسے ماہِ محرم 486ھ میں قتل کر دیا گیا۔

آخرکار برقیاروق دعویداروں پر غالب آگیا کیونکہ نظامیہ نظام الملک کے حامیوں کے ہاتھوں تاج الملک کے قتل کے بعد ترکان خاتون اور اسکے بیٹے محمود کی بھی موت ہو گئی

اسماعیل جس نے کبھی ترکان خاتون کساتھ شامل ہونے کا ارادہ کیا تھا اس نے بھی برقیاتی شامل ہونے کی کوشش کی مگر نظامیہ اور توطوش کے ہاتھوں مارا گیا جو ان سب سے زیادہ خطرناک تھا اور پورے میسوپیتمویا بشمول بغداد کی جانب مثبت رائے حاصل کرنے میں کامیاب ہو گیا تھس اور اپنی سلطنت کے لئے قبضہ کے لئے اس نے ایران کی سطح مرتفع پر حملہ کیا لیکن اسکے بڑے شامی امیروں یعنی حلب کے گورنر آگ سگار اور اور روہہ کے حاکم بوزان نے اسے چھوڑ دیا اور پھر ایران کے امیروں نے چھوڑ دیا

ایک نئی طاقت کے ابھرنے کے خوف کیوجہ سے مخالف ہوا اور حملہ کر دیا مگر آخری جنگ میں مارا گیا مختصر ارسلان اوغون جس کا مقصد خراسان کو ایک آزاد سلطنت میں تبدیل کرنا تھا ملک شاہ کے سب سے چھوٹے بھائی بری ہارس کو شکست دینے کے بعد مر گیا جیسے برقیاروق نے اسے پسپا

کرنے کے لئے بھیجا تھا اسی طرح 488 ہیجری میں وقت کے خلفا نے برقیاروق کو عرب سرزمین اور ایرانی سطح مرتفع کے صوبوں کا حکمران تسلیم کیا سی طرح برقیاروق اگلے سال خراسان کو زیر کرنے کے لئے اس صوبے میں گیا یہاں تک کہ سمر قند پر سلجوق کی حاکمیت کا دعوی دوبارہ کر دیا اور غزنی کے پیشواؤں کا علاقہ اسکی پیشواؤں کی سرزمین سے کم مماثلت نہیں رکھتا تھا

الپ ارسلان اور اس سے زیادہ فیصلہ کن بات یہ ہے کہ ملک شاہ نے اپنے خاندانوں کے امیروں کے لئے اور استعمال کے لئے غیر معمولی صورتوں میں اعلی امیروں کے لئے بڑی جاگیریں اور علاقے قائم کئے تھے لیکن اس میں عموما سرحدی علاقے شامل تھے یا دوردراز علاقے تھے مگر افسوسناک واقعات رونما ہونے کے باوجود ان جاگیروں اور علاقوں کو حکومت کے اتحاد کے لئے سنگین خطرہ نہیں سمجھا جاتا تھا مگر برقیاروق کے دور میں حالات مختلف تھے اور حکومت آزاد امارات کا اتحاد بن گئی شام میں طوطوش کے بیٹوں یعنی دمشق کے امیر دقاق اور حلب کے امیر رضوان نے اصولی طور پر برقیاروق کی حاکمیت کو قبول کیا اسکے بعد وہ کبھی

بھی انکے معاملات میں مداخلت نہیں کر سکتے تھے مگر حالات اتنے آسان
بھی نا تھے اور خراسان میں مشرق کے ناقابل رسائی پہاڑی علاقوں میں
باغیوں نے اور بشمول ملک شاہ کے کزنز اور بیغو کی اولاد میں سے طغرل
سردار کے بھائیوں نے سر اٹھایا تو اس بغاوت کو ختم کرنے کے لئے
برقیاروق نے خراسان کی پوری حکومت انکو دینے میں عافیت جانی اور اس
سلسلے میں اپنے بھائی احمد سنجر سے مدد مانگی برقیاروق نے سب سے پہلے
آذربائیجان کے بارے میں سوچا کیونکہ وہ ایک سرحدی نقطہ تھا اور یہ صوبہ
متعدد ترکمانوں کی وجہ سے ایک خطرناک صورتحال سے دوچار تھا جہاں مال
غنیمت کے حصول کے لئے اسماعیلی باطنی کسی بھی کاروائی کے لئے تیار
ہوتے تھے اس لئے برقیاروق نے فورا ہی آذربائیجان کی حکومت اپنے بھائی
احمد سنجر کو سونپ دی اور کئی وزیروں نے انکا ساتھ دیا مگر برقیاروق کے
مسائل صرف یہاں تک ہی محدود نہیں تھے

احمد سنجر جو برقیاروق کے سوتیلے بھائی تھے خاص طور پر نظام الملک کے
بیٹے معید الملک کے اکسانے پر معید الملک جسے برقیاروق کے دور حکومت
میں وزراء سے ہٹا دیا گیا تھا کے اکسانے پر آحمد سنجر نے اپنے بڑے بھائی

کی نافرمانی کی اور برقیاروق پر حملہ کرنے کا فیصلہ کیا اس دوران کئی فوجی کمانڈوروں میں کشمش پڑ گئی اور کئی کمانڈر یکے بعد دیگرے بھاگنے پر مجبور گئے تھے اس لئے دونوں طرف ایک معتدل معاہدہ طے پایا جیسے احمد سنجر کو ملک کا خطاب دیا گیا تھ اور برقیاروق کیطرح واحد سلطان کے تخت آذربائیجان اور آرمینیا پر حکومت کے لئے مقرر کیا گیا تھا مگر احمد سنجر اس سے مطمئن نا تھا دوبارہ دشمنی پر آمادہ ہوا اور آرمینیا چلا گیا لیکن آخر کار 497 ہجری میں برقیاروق بیمار پڑ گیا جو مسلسل جنگوں سے بھی تھک چکا تھا سلجوق سلطنت کی حقیقی تقسیم پر راضی ہو گیا

برقیاروق نے طبرستان فارس خوزستان بغداد اور اطبت یعنی سلجوقی علاقے پنے پاس رکھے لیکن آخر میں اسکے بھائی کی حکومت اصفہان اور عراق کے نصف حصے اور پوری سرحد پر رہی اسکے علاوہ مغرب کے علاقوں آذربائیجان اور لیونٹ تک کے علاقوں میں جہاد کرتا رہا احمد سنجر کو ایک ہی وقت میں ملک اور اسکے اپنے نام سے خطبہ دینے کے لئے مقرر کیا برقیاروق کا نام اور اجازت لئے بغیر آگر احمد سنجر اور برقیاروق کی موت اور حکومت کے عارضی اتحاد کی تجدید نا ہوتی تو یہ کہنا مشکل ہے کہ اس معاہدے سے کیا

ثمرات حاصل ہوتے بہرحال ہر بھائی کے علاقے میں دوسرے بھائی کی حاکمیت اور حکم نہیں چلتا تھا کیونکہ دونوں بادشاہوں کے لئے مختلف علاقوں میں آزادی کی کوششوں کی نگرانی کرنا ممکن نا تھا اور دوسرے طرف انھیں ان وزیروں اور امیروں کی حمایت حاصل کرنا پڑتی تھی جو کہ دو مد مقابلوں سے کسی ایک کا انتخاب کرنے سے کتراتے تھے بالآخر بات یہاں تک پہنچی کہ بالائی میسو پوٹیمیا میں بھی کربوغہ اور خاص طور اسکے جانشین جیکر مش نے موصل میں تقریبا ایک آزاد جنگی سازو سامان تیار کیا اور اسی دوران بنی ارطوق نے اپنے مفاد کی خاطر دیار باقر کو متحد کرنے کے لئے اقدامات اٹھائے آرمینیا مشرقی روم کے سابق قبضوں روادیوں کی سرزمین پر پیدا ہونے والی ترکمان سلطنتوں تک جو ماضی سے ہی موجود تھےسکمان قطب کا علاقہ جو اسماعیل کے سابق جرنیلوں میں سے ایک تھا جو خود کو بادشاہ کہتا تھا آرمینیا میں مشکلات کا آضافہ کیا عراق کی سرحدوں میں بطعیہ کے سردار اور بنی مازود کے عرب کافی طاقتیں بن چکی تھی خراسان اور بجیرہ کیپسین کے ساحلی علاقوں کے علاوہ جنگی آزاد امارات کو ہمیشہ تسلیم کیا جاتا تھا اور اسکے علاوہ سابقہ دلمی کرد خاندانوں سے تعلق رکھنے والی

پرانی اماراتوں کے علاوہ جہنیں برداشت کیا جاتا تھا ہم دیکھتے ہے کہ ایران
حتی کہ خوزستان میں بھی مورثی زمینداری قائم تھی خاندانوں کے درمیان
عظیم سلجوق حکمران بنائے گئے جن میں سب سے مشہور توستار میں
بورسوک کے بیٹے تھے برقیاروق کے یکے بعد دیگرے وزیر نظام الملک کے
بیٹے عزیز الملک وفات 487 معید الملک جو ایک سال وزیر رہنے کے بعد
مایوس ہو گئے تھے اور فخر الملک اور اسکے بعد عبدالجلیل داہستانی جو جنگ
میں مر گئے تھے اور میبازی 495/493 میں بلاشبہ وہ صرف کسی بھی
ممکنہ طریقے سے رقم تلاش کرنے کا سوچ رہے تھے یعنی جائیداد ضبط کرنا
خلیفہ پر دباؤ ڈالنا عیسائیوں کو ہراساں کرنا وغیرہ اور حریف قبیلوں کے
سازشوں سے نمٹنا جیسا کہ شعیہ مذہب کے بہانے مجدد الممالک بالسانی کے
قتل سے دیکھا جا سکتا ہے کہ ان وزیروں کا مسئلہ امیروں کی منظوری
حاصل کرناکہ ان وزراء کا مسئلہ سمجھوتہ کرنا ہے۔یہ امیران تھے۔درحقیقت
محمد تپار احمد سنجر اور برقیاروق یا پہلے سے موجود سلجوقی سلاطین کے برعکس
برقیاروق کی شہرت نا تھی اسلامی مذہب کا دفاع برقیاروق کے دور میں
پیدا ہونے والے مذہبی اختلافات حسن بن صباح نے فدائی اسماعیلیوں کے

حق میں اس وقت ختم ہوئے تاہم صحرا طبس کے اسماعیلی علاقے کے علاوہ جس نے انکے ساتھ ایک ربط قائم کر لیا تھا انہوں نے شمالی ایران کے پہاڑوں اور اصفہان کے اطراف میں مضبوط قلعے بھی حاصل کر لئے تھے جب نظامیہ یعنی وزیر نظام الملک کے حامیوں نے محمد تپار اور احمد سنجر کا جیسے ساتھ دیا تو خراسان میں بھی برقیاروق کا ساتھ دیتے ہوئے تباق کے اسماعیلیوں سے بھی کمک حاصل کرنے پے مجبور کیا لیکن برقیاروق کے دور حکومت کے اختتام پر اسماعیلوں کے اثر رسوخ اور اسماعیلوں کے تیئں اسکی رواداری جس سے برقیاروق کے حامی ناراض ہوئے کیونکہ اس وقت مسلمانوں کو خطرہ مسحوس ہوا کہ باطنی دشمن مسلمانوں سے ٹھکانہ نا چھین لیں اسی وجہ سے بغداد اور ایران میں اسماعیلیوں کو قتل کرنے لی ترغیب دی گئی لیکن حکومتی ادروں کی جانب سے اس وقت کوئی کاروائی نا ہوئی برقیاروق کا انتقال ربیع الثانی 498 ہجری میں 25 سال کی عمر میں ہوا مگر بلاشبہ کم عمری اور ناتجربہ کاری کی وجہ سے فوجیوں کیساتھ انکے ناداں اور غیر سنجیدہ رویئے کو بہت بڑی غلطی سمجھا جاتا ہے لیکن یاد رہے کہ برقیاروق بہت کم عمر تھا اور یہ بھولنا مناسب نہیں ہے کہ اسکے دور

حکومت میں جو تقسیم اور کوشش کے عوامل ظہور پذیر ہوئے وہ عظیم سلجوقی بادشاہوں کے دور سے ہی شروع ہوئے تھے

ابھی یہ سلسلہ جاری تھا کہ برکیاروق کے چچا تاج الدولہ تکش نے بھی قسمت آزمائی کا فیصلہ کیا۔اُس نے دیار بکر اور آذربائیجان پر حملہ کر دیا مگر اُس کے اور برکیاروق کے درمیان میں جنگ کی نوبت نہ آئی۔اِس کی وجہ یہ تھی کہ تاج الدولہ تکش کے دو بڑے امرا قسیم الدولہ آق سنقر اور بوزان، والی حران اپنی فوجوں کے ہمراہ برکیاروق سے مل گئے۔اِس پر تاج الدولہ تکش جنگ نہ کرسکا اور بلاد الشام کی طرف واپس پلٹ گیا۔[10]

اسماعیل بن داؤد کی بغاوت

ترکان خاتون (زوجہ ملک شاہ سلجوقی) نے جب دیکھا کہ تخت تک کوئی راستہ باقی نہ رہا تو اسماعیل بن داؤد کی طرف رجوع کیا جو برکیاروق کا ماموں اور والی آذربائیجان تھا۔اُسے لالچ دیا کہ اگر وہ جنگ کرکے برکیاروق کو تخت سے ہٹا دے اور سلطنت پر قبضہ کرلے تو وہ اُس سے نکاح کرلے گی۔اسماعیل اِس فریب میں آ گیا اور اُس نے فوج جمع کرکے برکیاروق کے

خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔دونوں کے مابین مقامِ کرج میں جنگ ہوئی جس میں لشکر کے سردار برکیاروق سے مل گئے اور اسماعیل کو شکست ہو گئی۔

اپنی موت کے بعد تنازعات سے بچنے کے لیے ملک شاہ نے اپنی زندگی میں احمد کو بطور وارث تخت کے لیے منتخب کیا لیکن احمد ایک سال کے بعد انتقال کر گئے اور برقیاروق کو بڑے بیٹے کے طور پر چنا گیا اور خواجہ نظام الملک نے ان کی حمایت کی۔نظام الملک کی موت کے بعد، ملک شاہ نے چودہ سالہ برقیارق کو معزول کر دیا اور وزیر ابو الغنائم اور ترکان خاتون کے اکسانے پر نوجوان محمود کو ولی عہد کے طور پر منتخب کیا۔ بادشاہ کی موت کے بعد ترکان خاتون نے اس کی موت کو کچھ عرصے تک خفیہ رکھا۔

"ابن اثیر، الکمال، 181، 184"

اس نے سلجوقی فوج کے درباریوں اور سرداروں کو آمادہ کر کے ان سے اپنے بیٹے کی بیعت لی اور خلیفہ سے درخواست کی کہ وہ اس کے جوان بیٹے کے نام خطبہ پڑھے اور اسے پہچانے۔.اس وقت ان کے بیٹے محمود کی عمر

ساڑھے چار سال سے زیادہ نہیں تھی اس لیے خلیفہ نے ان کے نام پر خطبہ دیا اور اس کا لقب ناصر الدنیا وال الدین رکھا۔

خلیفہ المقتدی کا معاہدہ شرائط کے تحت کیا گیا تھا۔پہلی شرط یہ ہے کہ فوج کی کمان امیر اونار کے سپرد کی جائے اور دوسری شرط یہ ہے کہ ٹیکس کی وصولی وزیر ابوالغنائم کی ذمہ داری ہے۔"ابن اثیر، الکامل، 181"

مذکورہ بالا شرائط خاتون ترکوں نے قبول کیں اور نوجوان محمود تخت پر بیٹھا۔

اس کے بعد ترکان خاتون نے امیر کربوغہ کو برقیاروق کو ختم کرنے کے لیے اصفہان بھیجا، "برقیارق ملک شاہ کی دوسری بیوی کا بیٹا تھا"۔لیکن خواجہ نظام الملک کے غلاموں نے اسلحے کا ذخیرہ کھول دیا اور تھوڑے ہی عرصے میں اصفہان شہر پر قبضہ کر لیا اور برقیارق کی حمایت کی اور اسے شاہی تخت پر بھی بٹھایا اور اس کے نام سے خطبہ دیا۔"ابن اثیر، الکمال، 185" اس لیے جب بغداد میں محمود کو بادشاہ کہا جاتا تھا، تو برقیارق کو بھی خواجہ نظام الملک سلطان سلجوق کے حامی بادشاہ کہتے تھے۔ اپنی حاصل

کردہ طاقت کو مد نظر رکھتے ہوئے، خاتون کے ترکوں نے اپنے بیٹے اور وزیر ابوالغنائم کے ساتھ اصفہان کی طرف کوچ کیا، تو برقیرق اور نظام الملک کے حامی یہ جانتے ہوئے کہ دشمن کی فوج طاقتور ہے، سیوح کی طرف پیچھے ہٹ گئے۔

"ابن اثیر، الکامل، 185" "راونڈی، 140، 137"

امیرترش اور نظام الملک کی وفادار افواج کے ساتھ شامل ہونے کے ساتھ ساتھ اب تک برقیارق کے غائب ہونے کے بعد، برقیارق کی فوجی قوتیں مضبوط ہوئیں اور سب نے رے کی طرف بڑھ کر رے کے قریب تبرک قلعے پر قبضہ کر لیا۔اس وقت ترکان خاتون نے تاج الملک ابوالغنائم کی سربراہی میں ایک فوج برقیارق سے لڑنے کے لیے بھیجی، بروجرد کے قریب دو دستے آمنے سامنے کھڑے تھے۔لیکن جنگ شروع ہونے سے پہلے، ترکان خاتون کور کے کمانڈروں میں سے ایک امیرلبارڈ نے برکیاروق کی افواج میں شمولیت اختیار کی۔

ذی الحجہ 485 ہجری کو فریقین کے درمیان شدید لڑائی ہوئی جس میں ترکان خاتون کی ترک فوج کو شکست ہوئی اور وہ اصفہان کی طرف پسپائی پر مجبور ہو گئے۔ابو الغنیم بھاگ کر بورجیرد چلا گیا لیکن کچھ ہی عرصے کے بعد اسے گرفتار کر کے برقیارق کی موجودگی میں لایا گیا اور اپنے تجربات سے استفادہ کرنے کی نیت سے برقیارق کے حکم سے اسے معاف کر دیا گیا۔

(تاہم کچھ عرصے کے بعد ایک خواجہ سرا کے قتل کی وجہ سے نظام الملک کے حامیوں کی اس سے نفرت اور غصے کی وجہ سے انہوں نے اسے محرم 486 ہجری میں قتل کر دیا) برقیرق اس فتح کو سمجھتے ہوئے اصفہان چلا گیا۔اور شہر کا محاصرہ کر لیا.. لیکن ترکان خاتون نے اسے 500 ہزار دینار کی پیشکش کی اور کمزور معاشی حالات کی وجہ سے برقیارق نے یہ پیشکش قبول کر لی۔"ابن اثیر، الکامل، 186، 186" "اعزالدین، سلطان برقیرق،

اسماعیل، گنجہ کے حکمران اور بادشاہ اور آق سنقر بے یاقوتی کے بیٹے اور ملک شاہ کے چچا کو ترکان خاتون کی طرف سے پیغام ملا کہ اگر وہ اس سے متحد ہو کر برقیرق سے لڑے تو وہ اس کی بیوی بن جائے گی۔چنانچہ

اسماعیل نے معاہدہ کا پیغام بھیج کر اپنی بہن کے بیٹے کے ساتھ لڑنے کے لیے خود کو تیار کیا اور آذربائیجان چھوڑ کر کرج کے نواح میں برقیاروق کی فوج سے جا ملا۔لیکن اسماعیل کے کچھ سپاہی برقیارق کی افواج میں شامل ہو گئے۔چنانچہ اسماعیل کو بری طرح شکست ہوئی اور اصفہان کی طرف پسپائی اختیار کی "

بزرگوں اور درباریوں کی مخالفت کی وجہ سے ترکان خاتون اسماعیل سے شادی نہ کر سکیں، چنانچہ اس معاملے نے امیر اسماعیل کو غصہ دلایا اور رجب 486 کے مہینے میں وہ برقیرق جا کر اپنی فوج میں شامل ہو گئی، لیکن ایک ملاقات میں جو ان کی موجودگی میں ہوئی تھی۔کامشتگین، آغا سنگر اور بزان نے اسے قتل کرنے کا فیصلہ کیا اور 486 ہجری میں شعبان کے مہینے میں اسے قتل کر دیا۔

جب ملک شاہ کے بھائی تیتش کو اپنے بھائی کی موت کی خبر ملی تو وہ فرات کے کنارے بغداد کی طرف جا رہا تھا، اس نے فوراً اپنے آپ کو بادشاہ قرار دیا اور جلد ہی شام واپس چلا گیا اور بہت سے سلجوقی حکمرانوں اور امرا کو اس کی خبر دی۔راج اور متذکرہ کمانڈروں نے اپنی جگہ پر طشت نامی خطبہ

پڑھا اور اس نے 486 ہجری میں محرم کے مہینے میں اپنی کمبل فوج کے ساتھ رہبہ، نصیبین، رقہ اور موصل پر بھی قبضہ کیا۔اور پھر اس نے خلیفہ المقتدی عباسی سے درخواست کی کہ وہ اپنے خطبہ میں سلجوقی بادشاہ کے طور پر اس کا نام بتائیں۔لیکن خلیفہ نے مخالفت کی۔

"ابن اثیر، الکمال، 189، 90"

اپنی فتوحات کے بعد تیتش نے میفارکین، دیار باقر اور رابعہ کو اپنے ساتھ ملا لیا اور راستے میں آذربائیجان پہنچا اور پھر تبریز میں داخل ہوا۔ برقیارق نے آغا سنگر اور بزان کو پیغام بھیجا کہ آپ میرے والد کے بہترین جرنیلوں میں سے ہیں اور آپ ان کے وفادار تھے، اب آپ کے لیے مناسب ہے کہ آپ ان کے بیٹے کو جو اس کا حقیقی جانشین ہے، کے ساتھ مل جائیں۔کچھ عرصہ بعد مذکورہ کمانڈر متاثر ہو کر برقیارق کی حکومت میں شامل ہو گئے۔طتش، جس کی فوجی قوت ختم ہو چکی تھی، 486 ہجری کے ذی قعدہ میں دمشق کی طرف پسپائی اختیار کی۔ برقیارق نے امیر آغا سانگر اور بزان کا شکریہ ادا کیا۔پھر وہ اپنے زیر اقتدار علاقوں میں واپس آئے اور برقیرق کے نام سے ایک خطبہ دیا۔

برقیرق بغداد گئے اور خلیفہ مقتدی نے 14 محرم 487 ہجری کو آپ کے نام خطبہ دیا اور آپ کو رکن الدین کا خطاب دیا۔کچھ دنوں کے بعد خلیفہ کا انتقال ہو گیا اور المستضار اس کا جانشین ہوا۔

"ابن اثیر، الکمال، 197-195"

اس دوران دو بار بغاوت کی وجہ سے اس کی آنکھوں کی طرف متوجہ ہونے والے تکیش نے دوبارہ تخت کا دعویٰ کیا۔برقیارق نے اسے تکریت جیل سے لانے کا حکم دیا اور اس کا مشاہدہ کیا۔اس کے باوجود تکیش تخارستان اور بلخ میں اپنے دوستوں کے ساتھ خفیہ رابطے میں تھا اور اس کی وجہ سے بادشاہ نے ربیع الاول 487 ہجری کی تاریخ کو اس کا گلا گھونٹنے کا حکم دیا۔اور وہی دفن ہوئے۔

"ابن اثیر، الکمال، 202"

اسی وقت تتش نے مسلح فوج جمع کر کے حلب پر حملہ کیا، جس کے بعد آغ سنگھار نے برقیارق سے مدد مانگی، اس نے برقیارق سے ایک مہم جوئی کے ساتھ تیتش پر حملہ کیا، لیکن وہ شکست کھا گیا، اور تیتش نے اسے پکڑ

کر قتل کر دیا۔کامل 197 تیتش نے ترکان خاتون سے ملنے کا منصوبہ بنایا۔ لیکن اسے پتہ چلا کہ وہ مر گیا ہے۔اس کے بعد، خاتون ترکوں کی فوجی قوت تیتش میں شامل ہو گئی، اور اس نے یعقوب بن ابک کو بھی ایک سپہ سالار کے طور پر برقیارق کے ساتھ لڑنے کے لیے بھیجا۔کہ یعقوب بن عبق جنگی حکمت عملی سے برقیارق کو شکست دینے میں کامیاب رہا۔برقیارق کی شکست کی وجہ سے خلیفہ المستظر نے بغداد میں تیتش نامی خطبہ دیا۔

برقیارق بہت کوشش کے ساتھ مہلیقہ سے فرار ہونے میں کامیاب ہوا اور اپنے کچھ حامیوں کے ساتھ اصفہان پہنچ گیا، لیکن محمود کے کچھ جنگجوؤں نے اسے گرفتار کر کے ایک جھونپڑی میں قید کر دیا۔پھر اونر اور بگل بے سمیت درباری برقیارق کی آنکھیں کھینچنے کی خواہش پر آپس میں جھگڑ رہے تھے کہ محمود چیچک سے بیمار ہوا اور شوال کے مہینے 487 ہجری میں اس کا انتقال ہوگیا۔

ایک میٹنگ کے بعد محمود کی فوج کے کمانڈروں نے برقیارق کو قید سے رہا کر کے تخت پر بٹھا دیا۔

برکیارک کو چیچک کی وجہ سے ہسپتال میں داخل کرایا گیا تھا، لیکن وہ دو ماہ کے علاج کے بعد صحت یاب ہو گیا۔

"راوندی، 143" "رشید الدین فضل اللہ، جامع التواریخ 59"

برقیارق، جب وہ جیل میں تھا اور اسے حکومت کرنے یا زندگی کی بھی کوئی امید نہیں تھی، جیل سے نکل کر تخت پر بیٹھا، اور اس لیے اس نے اپنے چچا کا تاج اپنے راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کیا۔ تیتش نے ان دنوں ہمدان کو بھی پکڑ لیا۔ لیکن گورنر کے معاونین میں سے ایک نے اصفہان جا کر برقیرق کو اطلاع دی۔ تیٹیش بھی رے کے پاس گیا اور وہاں اس نے فوج کے جرنیلوں اور کمانڈروں کو اس کے ساتھ شامل ہونے کا پیغام بھیجا، ان دنوں میں برقیارک مکمل طور پر صحت یاب ہو کر بستر علالت سے باہر آیا اور اپنی فوج کو لیس کرنے اور تیار کرنے کے لیے آگے بڑھا اور پھر اس کے پاس چلا گیا۔ کرن. دونوں فوجیں شہر رے کے بارہ فرسخ میں 488 ہجری میں صفر کے 17ویں مہینے کو آمنے سامنے ہوئیں۔ برکیاروق نے جنگ کے آغاز میں اپنے والد کا جھنڈا بلند کیا۔ اس کی وجہ سے دشمن کی فوج کے کچھ کمانڈر اس کے ساتھ آ گئے۔ اگرچہ تیٹیش کی فوج منتشر ہوگئی، وہ

بہادری سے لڑتا رہا، لیکن بیچپور نے اسے اپنے گھوڑے سے زمین پر پھینک دیا۔

حسینی، علی-53" "بندری 95-98" اور امیر سنگھارچ نے اس کا سر " اپنے جسم سے جدا کر دیا۔اس کا بیٹا شمس الملک ابو نصر دقق معجزانہ طور پر موت سے بچ گیا۔ برقیارق دشمن کی فوج کے زندہ بچ جانے والوں پر مہربان تھا جنہیں پکڑ کر آزاد کر دیا گیا۔آخرکار، ملک شاہ کی موت کے دو سال اور چھ ماہ گزرنے کے بعد، سلجوق کے دربار میں کچھ سکون لوٹ آیا۔

برقیارق کا ارسلان ارغون نام کا ایک چچا تھا جو ملک شاہ کے دور میں ملک کے مشرق میں ایک طول دار تھا۔ملک شاہ کی موت کے بعد اس نے خراسان میں بغاوت کی اور مرو، بلخ، ترمیز اور نیشابور پر قبضہ کر لیا اور اپنے بھتیجے سے خط میں خراسان کی سرزمین کی درخواست کی۔ برکیارق، جو اپنے چچا تیتٹیش اور اپنے بھائی محمود کے ساتھ جنگ میں شامل تھا، نے اپنا جواب بعد میں چھوڑ دیا۔لیکن ان دونوں کی موت کے بعد اس نے بری بورس کی کمان میں ارسلان ارغون کے خلاف لشکر روانہ کیا۔اس کی جنگ

میں بری بور نے دشمن کو شکست دی لیکن دوسری جنگ 488 ہجری میں وہ خود بھی شکست کھا کر گرفتار ہو گیا۔ارسلان ارغون اس کارروائی سے مشتعل ہوا اور لوٹ مار کی اور پھر نیشابور، مرو، سرخ اور سبزوار کے شہروں کو تباہ کر دیا۔

"ابن اثیر، الکامل، 220" "علی حسینی، 60-59"

برقیارق کو 489 ہجری میں اپنے بھائی سنجار کی سربراہی میں خراسان کی طرف لشکر بھیجنا پڑا اور اس نے بھی اس کا پیچھا کیا لیکن وہ ابھی دمغان نہیں پہنچا تھا کہ ارسلان ارغون کی اس کے ایک غلام کے ہاتھوں موت کی خبر اس تک پہنچی اور اس کی پریشانیوں کا سامنا کرنا پڑا۔خود سے ختم.
"بندری 310" "ابن اثیر-220" لیکن برقیرق نے اپنا راستہ جاری رکھا یہاں تک کہ وہ سبزوار اور پھر نیشابور پہنچا اور بغیر کسی مزاحمت کے ان شہروں پر قبضہ کر لیا۔ارسلان ارغون کے سپاہی، رشتہ دار اور بیٹا جو صحرا اور آس پاس کے پہاڑوں کی طرف بھاگے تھے، برقیارق کی عام معافی کی خبر سن کر اس کے دروازے پر پہنچے اور افسوس اور اطاعت کا اظہار کیا۔ برقیارق نے انہیں شفقت سے قبول کیا اور ارسلان ارغون کے علاقے سے

متعلق زمینیں اپنے بیٹے علیب ارغون کے حوالے کر دیں۔"عزالدین سلطان، برقیارق -50"

خراسان کے مشرقی علاقے کو منظم کرنے کے لیے برقیارق سات ماہ تک وہاں رہا اور خراسان کی حکومت اپنے بھائی سنجر کے حوالے کر دی اور سلطان امیر کامج کو سنجار کے ساتھ مشیر مقرر کیا۔

490 ہجری میں، برقیارق قسطنطنیہ کے بیغاز سے گزرا اور سلیشیا کے راستے ایک مشکل فاصلہ طے کرنے کے بعد اسی سال کے موسم خزاں میں اناطولیہ میں داخل ہوا۔"الطان، 581، 582"

ملک رضوان، تیتش کا بیٹا، جو حلب کے علاقے میں حکومت کرتا تھا، اپنے بھائی دقاق سے حسد کرتا تھا، جس نے مشہد اور جنوبی شام کا کنڑول حاصل کر لیا تھا۔اس لیے اس نے اپنے بھائی سے لڑنے کا ارادہ کیا۔لیکن اسے پتہ چلا کہ صلیبی انطاکیہ کی طرف بڑھ رہے ہیں تو اس نے اپنے بھائی کے خلاف لڑنا چھوڑ دیا۔انطاکیہ کی باڑ کو مضبوط کرنے کے بعد باغی سیان نے پڑوسی حکمرانوں سے مدد طلب کی۔دقاق ایک دستے کے ساتھ اس کی مدد

کو پہنچا۔لیکن وہ صلیبیوں کے ایک گروہ کے ہاتھوں شکست کھا کر دمشق واپس چلا گیا۔بادشاہ رضوان، جو باغی سیان کی مدد کے لیے گیا تھا، کاؤنٹ بوہیمنڈ کی قیادت میں صلیبیوں کے ایک اور گروپ کے ہاتھوں شکست ہوئی۔اس کے علاوہ صلیبیوں کے ایک اور گروہ نے، جس کی قیادت کاؤنٹ بودوین نے کی، نے 491 ہجری میں عرفہ کو فتح کیا۔

آخر کار، برقیارق کوربوقا نے موصل کے امیر کو باغی امیر گناہ کی مدد کے لیے بھیجا. لیکن وہ وہاں ایک دن تاخیر سے پہنچا کیونکہ صلیبیوں نے شہر فتح کر لیا تھا اور اندر کا قلعہ ابھی تک مزاحمت کر رہا تھا اس لیے امیر کوربوقہ نے صلیبیوں کو گھیر لیا اور ان پر دونوں طرف سے حملہ کیا گیا اور اسی وقت امیریغی گناہ مر گیا۔"عظیمی-31" چنانچہ صلیبیوں نے اپنا راستہ کھول دیا اور معرۃ النعمان سے لے کر رملہ تک کے بہت سے علاقوں پر قبضہ کر لیا، پھر وہ یروشلم میں داخل ہو گئے، انہوں نے گاڈفری کی قیادت میں بہت سے مسلمانوں کا قتل عام کیا، اور وہاں ایک نئ حکومت قائم ہوئی۔ اس کے ذریعہ انہوں نے قدس کو بنایا۔

نظام الملک کے بیٹے معید الملک، جو ان دنوں وزارت برقیارک کے عہدے سے برطرف ہو گئے تھے، نے امیر اونر کی حوصلہ افزائی سے مخالفت کی، جو اسماعیلیوں پر ظلم کرنے میں مصروف تھا۔چنانچہ وہ معید الملک سے متاثر ہوا اور بغاوت شروع کر دی اور دس ہزار تربیت یافتہ اور جنگجو سواروں کے ساتھ اصفہان سے رے شہر چلا گیا۔برقیارق بھی اپنی فوجوں کے ساتھ امیر اونار سے لڑنے کے لیے گیا اور رے کے قریب انہوں نے اسے اطلاع دی کہ امیر اونار کو خوارزمیوں میں سے تین جو اس کی فوج میں شامل تھے، نے قتل کر دیا ہے، جس سے امیر اونار کی بغاوت خود بخود ختم ہو گئی۔"راوندی-145" "رشید الدین فضل اللہ، جامع التاریخ-62"

ارسلان ارغون کے دو رشتہ داروں میں سے امیر گدان اور امیر یرقطاش جن کو برقیارق نے معاف کر دیا تھا، ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے بغاوت کی اور خوارزم کے گورنر پر حملہ کیا اور خوارزم میں داخل ہوئے۔" ابن اثیر الکامل 232، 223" امیرداد حبشی الطبق نے تفویض کیا۔امیر قدان اور امیر یرقطاش کو دبانے کے لیے۔لیکن انہوں نے پہل کی اور امیرداد احبشی پر حملہ کر دیا۔لیکن اس جنگ میں انہیں سخت شکست ہوئی اور

امیر یرقطش گرفتار ہو گیا اور امیر گودان بلخ کی طرف بھاگ کر سنجر کی فوج میں شامل ہو گیا۔اور تھوڑے ہی عرصے بعد اس کی موت ہو گئی۔ ""''عزالدین، سلطان برقیرق -53

کچھ عرصہ قبل برقیرق نے اپنے چھوٹے بھائی کو گنجا حکومت میں مقرر کیا تھا اور اس نے کم عمری کی وجہ سے امیر قلتاگ تیگین کو اپنا ماتحت بنایا تھا۔معید الملک، جس نے امیر اونار کے بارے میں اپنے منصوبے ناکام بنائے۔وہ محمد کے پاس گیا اور اسے اپنے بھائی کے خلاف اکسایا۔محمد نے اس کے اشتعال سے بغاوت کی اور تاگین کے امیر کو قتل کر دیا۔"بندری-98" برقیارق نے زنجان میں محمد کو دبانے کے لیے ایک لشکر کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لیے تیار کیا، لیکن کچھ کمانڈروں کی صوابدید پر، اس نے "جنگ ترک کر دی اور واپس چلا گیا۔"عزالدین، سلطان برقیرق 74-75

محمد ٹیپر، جس نے اپنی فوج کو مضبوط دیکھا، ذی قعدہ کے دوسرے مہینے 492 ہجری میں بغیر کسی لڑائی کے شہر رے میں داخل ہوا، اور قم میں، اس کے ساتھ موصل کے حکمران کوربوقہ اور سعد ال جیسے کمانڈر شامل ہوئے۔-دولہ گوہر العین جو بغداد کا حاکم تھا اور اس نے سعد الدولہ کو اس

کی خدمت میں بھیجا، خلیفہ نے بغداد بھیجا اور خلیفہ المستضار سے درخواست کی کہ وہ ان کے نام خطبہ دیں۔اور خلیفہ نے اس کے نام سے خطبہ بھی پڑھا اور اس کا لقب غیاث الدنیا والدین رکھا۔

دوسری طرف حلیہ کے امیر سیف الدولہ صدقہ بن فرید نے خوزستان میں برقیرق میں شمولیت اختیار کی اور اس نے اپنے بھائی کے ساتھ جنگ کرنے کا فیصلہ کیا۔ہمدان کے دریائے سیفد میں دونوں دستے ایک دوسرے کے سامنے قطار میں کھڑے تھے۔جنگ کے اختتام پر اس کا خاتمہ محمد ٹیپر کے حق میں ہوا۔"ابن اثیر، الکمال 244"

اس نے خراسان جا کر چھوٹے بھائی سنجر کو برقیارق کے مقابلے میں اپنا حلیف بنایا اور نہاوند کی طرف بھاگا اور اپنے بھائی کے ساتھ لڑنے کی تیاری کی تاہم خلیفہ اور علماء کی ثالثی سے فریقین کے درمیان صلح ہو گئی اور یہ طے پایا کہ محمد ٹیپر آذربائیجان کی حکومت دیار باقر کے گانجے کی حفاظت کرے گا اور موصل پر قبضہ کرے گا اور برقیارق کو ہر سال دس لاکھ تین لاکھ دینار کا خراج ادا کرے گا۔

جمادی الاول سن 495 ہجری میں دو بھائیوں کے درمیان دوبارہ جنگ چھڑ گئی اور محمد تپار کو شکست ہوئی اور اصفہان فرار ہو گئے، برقیارق نے اصفہان کا محاصرہ کر لیا، شہر میں سات ماہ کے قحط کے بعد، محمد خفیہ طور پر شہر سے فرار ہو گیا اور بادشاہ بن گیا۔شہر پر قبضہ کر لیا۔

محمد تیار اصفہان سے آذربائیجان گئے اور جمادی الاول 496 ہجری میں فوج کو جمع کرنے کے بعد شہر خوئی کے قریب اپنے بھائی کے ہاتھوں شکست کھا کر اخلت کے حاکم "سقمان قطبی" اور ارزورم کے حاکم کے پاس پہنچے، اور اس کے ساتھ ان کی مدد سے اس نے ایک نئی فوج بنائی۔بھائی جنگ پر آئے۔سلطان برقیارق نے اسے پیغام بھیجا کہ جنگ اور خونریزی اب مناسب نہیں ہے اور اسے صلح کرنے کی دعوت دی اور محمد تپار نے بھی یہ صلح قبول کر لی اور یہ طے پایا کہ قفقاز اور شام کی سرزمینیں محمد کے قبضے میں ہیں اور اصفہان اور مشرقی علاقے۔علاقے اس کے زیر تسلط تھے اور یہ طے "پایا کہ برقیارق کے بعد محمد ٹیپر سلجوقیوں کا سلطان بنے گا۔

"ابن اثیر، الکمال 301، 300-علی حسینی 54

اس لیے سلجوق کا علاقہ دو حصوں میں تقسیم ہو گیا۔لیکن زیادہ عرصہ نہیں گزرا تھا کہ برقیارق

تپ دق اور بواسیر کے مرض میں مبتلا تھے، وہ کچھ عرصے سے تپ دق کے مرض میں مبتلا تھے لیکن مکمل علاج نہیں کیا گیا، اس وقت وہ بغداد چلے گئے، لیکن بروجرد میں ان کی حالت مزید خراب ہوگئی، اس لیے اس نے اپنا تعارف کروایا۔بیٹے ملک شاہ کو ولی عہد بنا کر بغداد روانہ کیا۔اور وہ بھی اصفہان روانہ ہو گئے لیکن چند دنوں کے بعد 25 سال کی عمر میں انتقال کر گئے۔ان کی میت کو اصفہان لایا گیا اور بخاک خاندان کے مقبرے میں دفن کیا گیا۔

ابن اثیر، الکمال،

308

ابتدائی زندگی

برقیاروق 1080/1079 میں پیدا ہوا، وہ ملک شاہ اول کا سب سے بڑا بیٹا اور سلجوق شہزادی تھا۔اس کے تین بھائی تھے جن کے نام محمود اول، احمد سنجر، محمد تپاراول، داؤد اور احمد تھے۔

اپنی جوانی کے دوران، سلجوق سلطنت کی جانشینی اس کے دو سوتیلے بھائیوں: داؤد (وفات 1082) اور احمد (وفات 1088) کی وجہ سے پیچیدہ تھی، جو دونوں کارا خانی شہزادی ترکان خاتون کے بیٹے تھے، وہ بھی۔اس کا ایک نام محمود تھا (پیدائش 1087) جسے وہ اپنے والد کی جانشین بنانا چاہتی تھی، جب کہ وزیر نظام الملک اور سلجوق کی زیادہ تر فوج برقیاروق کے حق میں تھی، جو ملک شاہ کے تمام زندہ بیٹوں میں سب سے بڑا تھا اور اس کے ہاں پیدا ہوا۔سلجوق شہزادی۔ترک خاتون نے پھر تاج الملک ابو الغنائم کے ساتھ اتحاد کیا تاکہ نظام کو ان کے عہدے سے ہٹانے کی کوشش کی جا سکے۔نظام کو بعد میں 1092 میں قتل کر دیا گیا، جس کی وجہ سے برقیاروق ایک طاقتور حامی سے محروم ہو گیا۔برقیاروق کے والد بالآخر کچھ مہینوں بعد انتقال کر گئے۔ترکھان خاتون نے پھر اپنی موت کا موقع غنیمت جانا اور تاج الملک کی حمایت سے اپنے 4 سالہ محمود اول کو

تخت پر بٹھا دیا، جب کہ برقیاروق کو مردہ وزیر کے دھڑے نے رے میں سلجوق سلطنت کا سلطان قرار دیا۔نظام الملک۔

تاہم، محمود اول ہی تخت کا واحد سلجوق دعویدار نہیں تھا، کئی دوسرے سلجوق شہزادوں جیسے ارسلان-ارگن، محمد اول، اور توتش اول نے بھی تخت کا دعویٰ کیا تھا۔تاج الملک کو بعد میں نظام الملک کے غلاموں نے قتل کر دیا، جب کہ ترکان خاتون اور اس کے بیٹے محمود اول کا انتقال 1094 میں ہوا۔ایک سال بعد، برقیاروق کا رے کے مقام پر توتش اول کے ساتھ جھڑپ ہوئی، جہاں برقیاروق فتح یاب ہونے میں کامیاب ہوا اور توتش اول کو اس کے حامی علی ابن فرامرز کے ساتھ مار ڈالو۔

1105 میں، برقیاروق کا انتقال بروجرد میں ہوا، اور اس کا بیٹا ملک شاہ دوم جانشین ہوا۔بتایا گیا ہے کہ ان کی لاش اصفہان واپس بھیج دی گئی۔ تاہم، کچھ لوگ کہتے ہیں کہ

[کس نے؟] اس کا مقبرہ بوروجرڈ سے 5 کلومیٹر شمال میں ہے، جہاں آج Zavvarian ایک تاریخی یادگار ہے جسے کہتے ہیں۔

اس کے دور حکومت میں امور سلطنت

برقیاروق کے مختصر دور حکومت میں اس کے پانچ وزیر تھے جن میں سے تین نظام الملک کی اولاد تھے۔عز الملک حسین، معیّد الملک اور فخر الملک۔دو دیگر وزیر عبد الدہستانی جلیل اور خاطر الملک ابو منصور میبودی تھے۔اپنے دور حکومت میں، برقیاروق کی زیادہ تر توجہ ریاست کے اخراجات کو برقرار رکھنے کے لیے رقم تلاش کرنے کے طریقے پر مرکوز تھی۔اِس پر سلطان برکیاروق کی والدہ زبیدہ بیگم نے دونوں میں مصالحت کروا دی۔اِس مصالحت کے بعد بھی سردارانِ لشکر کمشگین، آق سنقر اور بوزان کے مابین عداوت رہی اور اُنھوں نے مصالحت قبول نہ کی اور کہا کہ اسماعیل تخت کا دعویدار ہے اور تخت پر قبضہ کرنا چاہتا ہے، لہٰذا اِن سردارانِ لشکر نے اسماعیل بن داؤد کو قتل کر دیا اور برکیاروق کو اِس کی خبر کردی۔اِن واقعات کے بعد برکیاروق کے تخت کے تمام دعویدار اِس راستے سے ختم ہو گئے، برکیاروق کے مخالفین کا آہستہ آہستہ قلع قمع ہو گیا اور اُس کے والد سلطان ملک شاہ اول کی سلطنت پر مکمل قبضہ تسلیم کر لیا گیا۔

خلیفہ بغداد کی سند

محرم الحرام 487ھ میں خلیفہ خلافت عباسیہ المقتدی بامر اللہ نے سلطان برکیاروق کو دار الخلافہ بغداد طلب کیا اور اُسے خلعت سے نوازا۔اُس کے نام کا خطبہ جامع بغداد میں پڑھوایا گیا، اُمورِ سلطنت کے تمام اختیارات برکیاروق کو سونپ دیے گئے۔چند دن بعد عباسی خلیفہ المقتدی بامر اللہ کا 15 محرم الحرام 487ھ/3 فروری 1094ء کو بغداد میں انتقال ہو گیا۔خلیفہ کے جانشین المستظہر باللہ نے اپنے والد کی پالیسی کو جاری رکھا اور برکیاروق سے معاملات اُسی نہج پر چلتے رہے۔

فتوحات و سلطنت

1094 ء میں عباسی خلیفہ المقتدی بامر اللہ کی پذیرائی کے بعد برکیاروق سلجوقی سلطنت پر مکمل طور پر حکمران تسلیم کر لیا گیا۔چنانچہ برکیاروق نے نیشاپور، خراسان، ترمذ اور خوارزم پر قبضہ کر لیا۔لیکن اب یہ ہوا کہ برکیاروق کے دو بھائیوں کو اُمورِ مملکت میں شریک کرتے ہوئے سلطان سنجر کو خراسان اور سلطان محمد کو گنجہ اور اُس کے متعلقہ علاقوں کی حکومت

تفویض کی۔چونکہ سلطان محمد کی عمر کم تھی، اِس لیے امیر قطلغ تکین اتابک کو بطور وزیر اُس کے ہمراہ روانہ کیا گیا تھا۔کچھ عرصہ بعد ہی سلطان محمد نے اپنے وزیر تکین اتابک کو قتل کر دیا اور تمام صوبہ ایران پر قابض ہو گیا، برکیاروق نے اُس کے خلاف اعلانِ جنگ کر دیا۔ماہِ ذوالقعدہ 492ھ میں رے پر قبضہ کر لیا اور اُس کے ایک امیر مؤید الملک نے برکیاروق کی والدہ زبیدہ بیگم کو گرفتار کرکے قتل کر دیا۔اِس وقت حالات اِتنے خراب ہوچکے تھے کہ برکیاروق کو بغداد چھوڑنا پڑا اور سلطان محمد اُس کی غیر موجودگی میں بغداد میں داخل ہو گیا۔عباسی خلیفہ المستظہر باللہ نے اُسے غیاث الدنیاء والدین کا خطاب دے کر سلجوقی سلطان نامزد کر دیا اور اُس کا خطبہ پڑھا جانے لگا۔

کچھ ہی عرصہ کے بعد 15 صفر 493ھ اور اُس کی افواج کا سالار نیال بن انوشتگین اپنی فوج کے ساتھ بغداد آ گئے۔برکیاروق کے بغداد آتے ہی دوبارہ جامع بغداد میں برکیاروق کا خطبہ پڑھا گیا اور سلطان محمد کا نام خطبہ سے نکال دیا گیا۔

بغداد میں معرکہ مابین سلطان محمد و سلطان برکیاروق

صفر 493ھ کو سلطان برکیاروق بغداد میں داخل ہوا تو دونوں بھائیوں کے درمیان معرکہ آرائی ہوئی اور برکیاروق کی فوج بھاگ کھڑی ہوئی، جس کے سبب 5 رجب 493ھ کو سلطان محمد کا بغداد پر قبضہ ہو گیا۔ برکیاروق اپنے چند جانثاروں کے ساتھ رے پہنچا۔سلطان محمد کے خلاف دوسری بڑی جنگ 3 جمادی الثانی 493ھ کو لڑی گئ جس میں سلطان محمد کو شکست ہوئی اور مؤید الملک کو گرفتار کرکے قتل کر دیا گیا

سلطان برکیاروق کی رے شہر میں سکونت

3 جمادی الثانی 493ھ کو لڑی گئ جنگ میں سلطان محمد کو شکست ہوئی اور وہ جرجان روانہ ہو گیا اور اپنے بھائی سنجر سے مدد کی درخواست کی۔ دونوں بھائیوں کی ملاقات اور باہم مل جانے کے بعد سلطان برکیاروق اُن کا مقابلہ نہ کرسکا اور اُسے بغداد چھوڑنا پڑا اور سلطان محمد نے اپنی حیثیت بغداد میں مستحکم کرلی اور عباسی خلیفہ المستظہر باللہ نے اُسے مبارکباد کا پیغام بھیجا۔[18]

نہاوند کا معرکہ

نہاوند میں دونوں کے لشکر دوبارہ آمنے سامنے ہوئے لیکن امرا کی مصالحت آڑے آئی۔یہ مصالحت بھی کچھ روز رہی اور سلطان برکیاروق اور سلطان محمد کی افواج میں معرکہ آرائی ہو گئی۔یہ چوتھی جنگ ماہِ جمادی الاول 495ھ میں ہوئی اور اِس میں سلطان محمد کی فوج میدان چھوڑ کر بھاگ نکلی اور سلطان محمد اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ اصفہان میں جان بچاتا ہوا پناہ لینے پر مجبور ہو گیا۔دونوں بھائیوں کے مابین اگلا معرکہ خراسان میں پیش آیا ور اِس جنگ میں بھی سلطان محمد کو شکست ہوئی اور اُس نے ارقیس یعنی صوبہ خلاط میں جا کر اقامت اختیار کی

صلح اور تقسیم سلطنت

سلطان برکیاروق اور سلطان محمد کے مابین مدتِ مدید سے جنگوں کا ایک نا رکنے والا سلسلہ جاری تھا، جس کے باعث جانی و مالی نقصان ہو رہا تھا۔ برکیاروق کو اِس کا بہت احساس تھا، لہٰذا اُس نے صلح کرنے کی کوشش کی۔دونوں میں کچھ شرائط پر صلح ہو گئی اور پابندی شرائط پر حلف لیا گیا۔ شرائط میں سے ایک یہ شرط بھی تھی کہ جن شہروں کا اقتدار سلطان محمد کو دیا جائے گا، وہ اُس کی مستقل حکمرانی کے دائرہ کار میں ہوں گے اور

سلطان برکیاروق اپنے علاقوں شہروں کا مستقل حکمران ہوگا۔صلح کے بعد 497ھ میں سلطان برکیاروق کے نام کا خطبہ جامع بغداد اور واسط میں پڑھا گیا۔ماہِ ذوالقعدہ 497ھ میں خلیفہ المستظہر باللہ نے سلطان برکیاروق، امیر ایاز اور وزیر سلطنت کو خلعت عطاء کی اور اُن سے اطاعت و فرماں برداری کا حلف لیا۔

وفات

سلطان برکیاروق جب اصفہان سے واپس بغداد آیا تھا تو وہ سل اور بواسیر کے مرض میں مبتلا ہوچکا تھا۔یزد پہنچا تو بیماری میں شدت آ گئی۔چنانچہ برکیاروق نے اپنے بیٹے ملک شاہ دوُم کو اپنا ولی عہد مقرر کیا جو محض پانچ سال کا تھا اور امیر ایاز کو انتظاماتِ سلطنت سپرد کیے اور بغداد کو روانہ ہوا۔ ابھی بغداد نہیں پہنچا تھا کہ اصفہان میں بروز جمعہ 12 ربیع الاول 498ھ/ 2 دسمبر 1104ء کو 24 سال کی عمر میں انتقال کرگیا۔تدفین اصفہان میں کی گئی۔مدتِ حکومت 12 سال 12 دن شمسی اور 12 سال 6 ماہ قمری تھی۔

Immediate Family

Malik-Shah II of Great Seljuq

son

Zubaida Khatun

daughter

Malik-Shah I of Great Seljuq

father

Zubaida Khatun

mother

Terken Khatun

stepmother

Mahmud I of Great Seljuq

half brother

Dawud

half brother

Ahmad

half brother

Fulana

half sister

Mah-i Mulk

half sister

Tarkan-Ḫātūn

half sister

m

Gawhar Khatun

half sister

بوروجرڈ شہر، محل کے شمال میں

Zvarion (Zvarijan یا Zvargan) کا مقبرہ

برقیارق سلجوق سلطان کی تدفین۔

احمد معطری کی تصاویر

بوروجرد: سلطان برکیارق کی قبر پر زائرین کا مقبرہ